السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کووسیلہ بنایا جاسکتا ہے ؟ جیسے تمام لوگ کہتے ہیں کہ وہ ہمارے لیے واسطہ یا وسیلہ ہیں جس طرح آدم علیہ السلام وسیلہ بنتے تھے ۔ جوفضائل اعمال میں لکھا ہے کہ جب آدم علیہ السلام نے آنکھ کھولی تو اللہ کے نام کے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام تھا ۔ آدم علیہ السلام نے اللہ کو اس نام کا واسطہ دیا تو ان کی بخشش ہوگئی ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یادرہے وسیلہ کی دو قسمیں ہیں : ایک مشروع اوردوسری ممنوع پھر مشروع وسیلہ کی تین قسمیں ہیں :

(1) مومن کا اللہ سے وسیلہ چاہنا اس کی برتر ذات اس کے اسمائے حسنیٰ اور صفات عالیہ کے ذریعہ ۔

(2) مومن کا وسیلہ چاہنا اپنے اعمال صالحہ کے ذریعہ ۔

(3) مومن کا اللہ تعالیٰ سے وسیلہ چاہنا اپنے حق میں مومن بھائی کی دعا کے ذریعہ ۔

اوران تینوں قسموں کی مشروعیت پر بے شمار دلائل کتاب وسنت میں موجود ہیں ۔ اور تین قسمیں وسیلہ کی وہ ہیں جو ممنوع ہیں :

(1) کسی ذات اور شخص کو وسیلہ بنانا مثلاً کسی مخصوص آدمی کا نام لے کرکہے کہ اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں فلاں شخص کو وسیلہ بنا کر پش کرتا ہوں کہ تو اس کے وسیلہ سے میری حاجت پوری فرمادے! وسیلہ لینے والے کے دل میں فلاں شخص سے اس شخص کی ذات مراد ہو۔

(2) کسی کی جاہ حق حرمت اور برکت کا وسیلہ لینا مثلاً وسیلہ لینے والا کہے : اے اللہ! فلاں شخص کا تیرے پاس جو مرتبہ ہے اس کو وسیلہ بناتا ہوں یا فلاں شخص کا تجھ پر جو حق ہے اس کو وسیلہ بناتا ہوں یا اس شخص کی حرمت اور برکت کو وسیلہ بناتا ہوں کہ تو میری حاجت پوری فرمادے!

(3) کسی کے وسیلہ سے اللہ پر قسم کھانا مثلاً کہنے والا کہے : اے اللہ! فلاں شخص کے وسیلہ سے تجھ پر قسم کھاتا ہوں کہ تو میری حاجت پوری فرمادے!

ممنوع وسیلہ کو حلال سمجھنے والے انہی تین طریقوں پر وسیلہ لیتے ہیں جب کہ حقیقت یہ ہے کہ تینوں ہی طریقے باطل اوراصول دین کے مخالف ہیں ۔ (کتاب "مشروع اور ممنوع وسیلہ کی حقیقت")

اس سے معلوم ہواکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کووسیلہ بنانا جائز ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کووسیلہ بنانا جائز ہے کیونکہ اتباع عمل صالح ہے نیز یہ قصہ کہ آدم علیہ السلام نے خطاء کی معافی کےلیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا وسیلہ لیا من گھڑت واقعہ ہے جس کی کوئی اصل نہیں اس میں راوی عبدالرحمن بن زید[قال البخاري ضعفه علي (ابن مدینی) جداوانظر المیزان (٢/٥٦٤) وقال ابن سعد کان کثیر الحدیث ضعیفا جداوقال ابو حاتم لیس بقوي وقال الطحاوي حدیثه عند اهل العلم بالحدیث فی النهایة من الضعف وقال الحاکم وابونعیم : روي عن ابیه احادیث موضوعة وقال ابن الجوزي اجمعوا علی ضعفه التهذیب رقم (٣٥٨) بالاتفاق ضعیف ہے کثرت سے غلطیاں کرتا ہے اورابو حاتم بن حبان رحمة اللہ علیہ کا قول ہے عبدالرحمن بے خبری میں احادیث الٹ پھیر کے بیان کرتا تھا مرسل کو مرفوع بنا دیا اور موقوف کو مسند قرار دے دیا ۔

خودامام حاکم رحمة اللہ علیہ نے اپنی کتاب "الضعفاء" میں ان کو ضعیف قرار دیا ہے علامہ ابن تیمیہ رحمة اللہ علیہ نے تعجب کا اظہار کیا ہے کہ حاکم نے اس روایت کوکیسے نقل کردیاکہ جب کہ خود انہوں نے اپنی "المدخل" میں ذکر کیا ہے کہ عبدالرحمن بن زید بن اسلم اپنے والد سے موضوع احادیث کی روایت کرتے تھے ۔ تاہم احادیث صحیحہ سے اور قرآنی شہادت سے ثابت یہ ہے کہ آدم علیہ السلام کی خطاء ان کے اسغفار وتوبہ کی وجہ سے معاف ہوئی ہے نہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کووسیلہ بنانے سے ارشاد باری تعالیٰ ہے :

قالا رَبَّنا ظَلَمنا أَنفُسَنا وَإِن لَم تَغفِر لَنا وَتَرحَمنا لَنَكونَنَّ مِنَ الخـٰسِرينَ ٢٣ ... سورة الاعراف

ان دونوں نے کہا : اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے اور اگر تو نے ہم کو نہ بخشا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہم نقصان اٹھانے والوں میں ہوں گے "امام ابوحنفیہ رحمة اللہ علیہ کا فرمان ہے : کسی کےلیے یہ جائز نہیں کہ اللہ کو اس کی ذات کے سوا کسی اور ذریعہ سے پکارے ۔"

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص282

محدث فتویٰ